REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹۴، تار کا پتہ:- ڈیلی الفضل ربوہ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ
یوم پنجشنبہ

الفضل ربوہ

فی پرچہ ۱۰ نئے پیسے

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ "

۲۰ ذیقعدہ ۱۳۸۱ھ

جلد ۵۱/۱۶ | ۲۶ شہادت ۱۳۴۱ھش | ۲۶ اپریل ۱۹۶۲ء | نمبر ۹۵

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ

کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۲۵ اپریل بوقت ۷½ بجے صبح

کل سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کو اعصابی ضعف اور بے چینی کی تکلیف زیادہ رہی۔ اِس وقت طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

اٰمین اللّٰھُمَّ اٰمین

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

عمل ایمان کا زیور ہے

اگر انسان کی عملی حالت درست نہیں ہے تو ایمان بھی نہیں ہے

"اپنے ایمانوں کو وزن کرو۔ عمل ایمان کا زیور ہے۔ اگر انسان کی عملی حالت درست نہیں ہے تو ایمان بھی نہیں ہے۔ مومن خوبصورت ہوتا ہے جس طرح ایک خوبصورت انسان کو معمولی اور ہلکا سا زیور بھی پہنا دیا جائے تو وہ اسے زیادہ خوبصورت بنا دیتا ہے۔ اسی طرح پر ایک ایماندار کو اس کا عمل نہایت خوبصورت بنا دیتا ہے۔ اگر وہ بدعمل ہے تو پھر کچھ بھی نہیں۔ انسان کے اندر جب حقیقی ایمان پیدا ہو جاتا ہے تو اس کو اعمال میں ایک خاص لذت آتی ہے اور اس کی معرفت کی آنکھ کھل جاتی ہے۔ وہ اس طرح نماز پڑھتا ہے جس طرح نماز پڑھنے کا حق ہوتا ہے۔ گناہوں سے اسے بیزاری پیدا ہو جاتی ہے۔ ناپاک مجلس سے نفرت کرتا ہے اور اللہ تعالےٰ اور رسولؐ کی عظمت اور جلال کے اظہار کے لئے اپنے دل میں ایک خاص جوش اور تڑپ پاتا ہے۔ ایسا ایمان اسے حضرت مسیحؑ کی طرح صلیب پر چڑھ جانے سے بھی نہیں روکتا۔ وہ خدا کیلئے اور صرف خدا تعالیٰ کے لئے حضرت ابراہیمؑ کی طرح آگ میں بھی پڑ جانے سے راضی ہوتا ہے۔ جب وہ اپنی رضا کو رضاءِ الٰہی کے ماتحت کر دیتا ہے تو پھر اللہ تعالےٰ جو علیم بذات الصدور ہے اس کا محافظ اور نگران ہو جاتا ہے اور اسے صلیب سے بھی زندہ اتار لیتا ہے اور آگ میں سے بھی صحیح و سلامت نکال لیتا ہے۔ مگر ان عجائبات کو وہی لوگ دیکھا کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ پر پورا ایمان رکھتے ہیں۔" (ملفوظات جلد اول ص ۳۷۵، ۳۷۶)

عید الاضحی کی قربانیوں کے متعلق

ضروری اعلان

— حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی —

اب خدا کے فضل سے عید الاضحی قریب آ رہی ہے جس میں استطاعت رکھنے والے مخلص دوست قربانی کا ثواب حاصل کرتے ہیں۔ جن دوستوں کو اپنی جگہ پر قربانی کی سہولت حاصل نہ ہو وہ حسب سابق میرے دفتر کے ذریعہ قربانی کروا سکتے ہیں۔ ان کے لئے انشاء اللہ خدمت اور ثواب کا دوہرا اجر ہوگا۔ آجکل کے لحاظ سے ایک جانور کی قیمت اوسطاً پینتیس ۳۵ روپے ہوگی۔

والسلام۔ خاکسار مرزا بشیر احمد
ربوہ ۲۴/۴/۶۲

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے

مولوی جلال الدین صاحب شمس کو ناظر اصلاح و ارشاد مقرر فرمایا ہے

محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر، صدر انجمن احمدیہ ربوہ

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس کو ناظر اصلاح و ارشاد مقرر کیا گیا ہے۔ مکرم مولوی احمد خان صاحب نسیم حسب سابق مقامی اصلاح و ارشاد کے انچارج ہوں گے ان کا عہدہ نائب ناظر کا ہوگا۔ مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ ناظر زراعت رہیں گے۔

مرزا ناصر احمد صدر، صدر انجمن احمدیہ ربوہ

رقوم بلا تفصیل

بعض احباب چندہ کی رقوم بھیجتے وقت ساتھ ان کی تفصیل نہیں دیتے یعنی وہ یہ تفصیل نہیں دیتے کہ یہ رقم فلاں فلاں مد کی ہے اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ایسی رقوم خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بطور امانت پڑی رہتی ہیں اور سلسلہ ان سے کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔

صدر انجمن احمدیہ کے مالی سال کا آخری عشرہ گزر رہا ہے۔ جن احباب نے ابھی تک ایسی رقوم کی تفصیل نہیں بھیجی وہ جلد از جلد تفصیل سے مطلع فرمائیں ورنہ ایسی رقوم کو چندہ عام کی مد میں داخل کر لیا جائے گا جس میں بعد میں کوئی تبدیلی ممکن نہ ہوگی۔

ناظر بیت المال ربوہ

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر دیلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۶ اپریل ۶۳ء

جماعت احمدیہ پر نئی نبوت پر عقیدہ کا الزام بے بنیاد ہے

(۴)

مولانا اپنے کتابچہ میں فرماتے ہیں:-

"دوسری بات جو اتنی ہی وضاحت کے ساتھ ان احادیث سے ظاہر ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کا یہ دوبارہ نزول نبی کی حیثیت سے نہیں ہوگا۔ نہ ان پر وحی نازل ہوگی۔ نہ وہ خدا کی طرف سے کوئی نیا پیغام یا نئے احکام لائیں گے۔ نہ وہ شریعتِ محمدی میں کوئی اضافہ یا کوئی کمی کریں گے نہ ان کو تجدید دین کے لئے دنیا میں لایا جائیگا نہ وہ آکر لوگوں کو اپنے اوپر ایمان لانے کی دعوت دیں گے اور نہ وہ اپنے ماننے والوں کی ایک الگ امت بنائیں گے وہ صرف ایک کارِ خاص کے لئے بھیجے جائیں گے اور وہ یہ ہوگا کہ دجال کے فتنے کا استیصال کر دیں۔ اس غرض کے لئے وہ ایسے طریقے سے نازل ہوں گے کہ جن مسلمانوں کے درمیان ان کا نزول ہوگا انہیں اس امر میں کوئی شک نہ رہے گا کہ یہ عیسیٰ ابن مریم ہی ہیں جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشینگوئیوں کے مطابق ٹھیک وقت پر تشریف لائے ہیں وہ آکر مسلمانوں کی جماعت میں شامل ہو جائیں گے جو بھی مسلمانوں کا امام اس وقت ہوگا اسی کے پیچھے نماز پڑھیں گے اور جو بھی اس وقت مسلمانوں کا امیر ہوگا اسی کو آگے رکھیں گے تاکہ اس شبہ کی کوئی ادنیٰ سی گنجائش بھی نہ رہے کہ وہ اپنی سابق پیغمبرانہ حیثیت میں واپس آئے ہیں۔ ظاہر ہے کہ کسی جماعت میں اگر خدا کا پیغمبر موجود ہو تو نہ اس کا کوئی امام دوسرا شخص ہو سکتا ہے اور نہ امیر۔ پس وہ مسلمانوں کی جماعت میں آکر محض ایک فرد کی حیثیت سے شامل ہوں گے تو یہ گویا خود بخود اس امر کا اعلان ہوگا کہ وہ پیغمبر کی حیثیت سے تشریف نہیں لائے ہیں اور اس بنا پر ان کی آمد سے مہر نبوت کے ٹوٹنے کا قطعاً کوئی سوال پیدا نہ ہوسکا۔

ان کا آنا بلا تشبیہ اسی نوعیت کا ہوگا جیسے ایک صدر ریاست کے دور میں کوئی سابق صدر آئے اور وقت کے صدر کی ماتحتی میں مملکت کی کوئی خدمت انجام دے۔ ایک معمولی سمجھ بوجھ کا آدمی بھی یہ بات بخوبی سمجھ سکتا ہے کہ ایک صدر کے دور میں کسی سابق صدر کے محض آجانے سے آئین نہیں ٹوٹتا البتہ دو صورتوں میں آئین کی خلاف ورزی لازم آتی ہے۔ ایک یہ کہ سابق صدر آکر پھر سے فرائض صدارت سنبھالنے کی کوشش کرے دوسرے یہ کہ کوئی شخص اس کی سابق صدارت کا بھی انکار کر دے کیونکہ یہ ان تمام کاموں کے جواز کو چیلنج کرنے کا ہم معنی ہوگا جو اس کے دورِ صدارت میں انجام پائے تھے۔ ان دونوں صورتوں میں سے کوئی صورت بھی نہ ہو تو بجائے خود سابق صدر کی آمد آئینی پوزیشن میں کوئی تبدیلی نہیں کر سکتی۔ یہی معاملہ حضرت عیسیٰ کی آمد ثانی کا بھی ہے کہ ان کے محض آجانے سے ختم نبوت نہیں ٹوٹتی۔ البتہ اگر وہ آکر پھر فرائض نبوت انجام دینے شروع کر دیں۔ یا کوئی شخص ان کی سابق نبوت کا بھی انکار کر دے تو اس سے اللہ تعالیٰ کے آئینِ نبوت کی خلاف ورزی لازم آئے گی۔ احادیث نے پوری وضاحت کے ساتھ ان دونوں صورتوں کا سدّباب کر دیا ہے۔

اسی طرح ان کی آمد سے مسلمانوں کے اندر کفر و ایمان کا بھی کوئی نیا سوال پیدا نہ ہوگا۔ ان کی سابقہ نبوت پر تو آج بھی اگر کوئی ایمان نہ لائے تو کافر ہو جائے۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم خود ان کی اس نبوت پر ایمان رکھتے تھے اور آپ کی ساری امت ابتداء سے ان کی مومن ہے۔ یہی حیثیت اس وقت بھی ہوگی مسلمان کسی تازہ نبوت پر ایمان نہ لائیں گے بلکہ عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کی سابقہ نبوت ہی پر ایمان رکھیں گے جس طرح آج رکھتے ہیں یہ چیز نہ آج ختم نبوت کے خلاف ہے نہ اس وقت ہوگی"

(کتابچہ "ختم نبوت" صفحہ ۵۵)

ہم نے یہ طویل دسیسہ کارانہ عبارت اس لئے یہاں نقل کر دی ہے تاکہ مولانا کو یہ گلہ نہ ہو کہ ہم نے ان کی عبارت کتربیونت کر کے اس کی تغلیط کی ہے۔

اس کے متعلق اول بات جو ہم کہنا چاہتے ہیں وہ یہ ہے کہ جو احادیث مولانا نے اپنے کتابچہ میں اس ضمن میں نقل کی ہیں ان سے ہرگز یہ ثابت نہیں ہوتا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دوبارہ آنے پر وہ "نبی" نہیں رہیں گے اور یہ بھی درست نہیں ہے کہ وہ صرف ایک کارِ خاص یعنی قتل دجال کے لئے بھیجے جائیں گے اور مسلمانوں کے امام نہیں ہوں گے بلکہ ان احادیث سے تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ آپ چالیس سال تک امت محمدیہ میں "عدل اور حکم" رہیں گے۔

چنانچہ حضرت ابوہریرہ کی بیان کردہ پہلی ہی حدیث میں بیان کیا گیا ہے کہ

"حضرت ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، ضرور اتریں گے تمہارے درمیان ابن مریم حاکم عادل بن کر۔ پھر وہ صلیب کو توڑ ڈالیں گے۔ اور خنزیر کو ہلاک کر دیں گے اور جنگ کا خاتمہ کر دیں گے۔ (دوسری روایت میں حرب کے بجائے جزیہ کا لفظ ہے۔ یعنی جزیہ ختم کر دیں گے) اور مال کی وہ کثرت ہوگی کہ اس کا قبول کرنے والا کوئی نہ رہے گا اور (حالت یہ ہو جائے گی کہ لوگوں کے نزدیک خدا کے حضور) ایک سجدہ کر لینا دنیا ومافیہا سے زیادہ بہتر ہوگا۔"

(کتابچہ "ختم نبوت" صفحہ ۴۱)

تیسری حدیث یہ ہے:-

عن ابی ھریرۃ ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال کیف انتم اذا انزل ابن مریم فیکم وامامکم منکم۔"

مولانا نے اس کا ترجمہ یہ کیا ہے کہ

"اور تمہارے درمیان ابن مریم اتریں گے اور تمہارا امام اس وقت خود تم میں سے ہوگا۔"

حالانکہ حدیث کے الفاظ آپ کے ترجمہ کے بالکل متحمل نہیں ہیں بلکہ الفاظ سے تو یہ پایا جاتا ہے کہ نازل ہونے والے حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی تم میں سے امام ہوں گے اور اسکی تائید حضرت ابوہریرہؓ کی روایت کردہ دوسری پانچ احادیث سے بھی ہوتی ہے، چنانچہ چوتھی حدیث یہ ہے کہ:-

"حضرت ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عیسیٰ ابن مریمؑ نازل ہوں گے پھر وہ خنزیر کو قتل کریں گے اور صلیب کو مٹا دیں گے اور ان کے لئے نماز جمع کی جائے گی اور وہ اتنا مال تقسیم کریں گے کہ اسے قبول کرنے والا کوئی نہ ہوگا۔ اور وہ خراج ساقط کر دیں گے اور روحاء کے مقام پر منزل کر کے وہاں سے حج یا عمرہ کریں گے یا دونوں کو جمع کریں گے۔ (راوی کو شک ہے کہ حضورؐ نے ان میں سے کونسی بات فرمائی تھی)۔"

(کتابچہ "ختم نبوت" صفحہ ۴۲)

اس ساری حدیث میں صرف حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی کے کاموں کا ذکر ہے یہاں تک کہ نماز اور حج کا بھی ذکر ان کے تعلق میں ہے کسی دوسرے امام کا ذکر نہیں ہے۔

پھر حضرت ابوہریرہ کی پانچویں حدیث (جو مولانا نے ص۴۳ پر نقل کی ہے) اس میں تو صاف صاف لفظوں میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق "فامّکم" کا لفظ آتا ہے۔

پھر حضرت ابوہریرہؓ کی چھٹی حدیث میں بھی (جو مولانا نے ص۴۶ پر نقل کی ہے) یہی آتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام یہ کریں گے اور وہ کریں گے ملاحظہ ہو:-

"ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے اور ان کے (یعنی عیسیٰ علیہ السلام) کے درمیان کوئی نبی نہیں ہے اور یہ کہ وہ اترنے والے ہیں۔ پس جب تم ان کو دیکھو تو پہچان لینا وہ ایک میانہ قد آدمی ہیں، رنگ مائل بسرخی وسپیدی ہے، دو زرد رنگ کے کپڑے پہنے ہوئے ہوں گے ان کے سر کے بال ایسے ہوں گے گویا اب ان سے پانی ٹپکنے والا ہے حالانکہ وہ بھیگے ہوئے نہ ہوں گے۔ وہ اسلام پر لوگوں سے جنگ کریں گے، صلیب کو پاش پاش کر دیں گے۔ خنزیر کو قتل کر دیں گے، جزیہ ختم کر دیں گے اور اللہ تعالیٰ ان کے زمانے میں تمام ملتوں کو مٹا دے گا اور وہ مسیح دجال کو ہلاک کر دیں گے اور زمین میں وہ چالیس سال ٹھیریں گے پھر ان کا انتقال ہو جائے گا اور مسلمان ان کی نماز جنازہ پڑھیں گے۔"

(کتابچہ ختم نبوت صفحہ ۴۶)

اس حدیث میں بھی کسی دوسرے امام کا ذکر نہیں ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ کم از کم حضرت ابوہریرہؓ سے جو احادیث روایت ہوئی ہیں ان میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ہی حکم و عدل اور امام ظاہر کیا گیا ہے اور امام الصلوٰۃ بھی آپ ہی ہوں گے۔ اس لئے تیسری حدیث سے امامکم منکم سے یہ نتیجہ نکالنا کہ امام الصلوٰۃ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے علاوہ کوئی اور ہوں گے سراسر مولانا کی دسیسہ کاری ہے اس طرح حضرت ابوہریرہؓ کی بیان کردہ احادیث میں صرف اور صرف حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی ہیرو ہیں وہی سب کچھ ہیں وہی عدل و حکم ہیں وہی جزیہ یا حرب موقوف کریں گے وہی صلیب کو توڑیں گے۔ وہی خنزیر کو قتل کریں گے۔ وہی نمازیں جمع کریں گے وہی مال تقسیم کریں گے۔ وہی خراج ساقط کر دیں گے۔ حج و عمرہ کو جمع کریں گے۔ وہی اسلام پر لوگوں سے جنگ کریں گے۔ وغیرہ وغیرہ۔

اب مولانا بتائیں کہ کیا ایک صدر کے زمانہ میں دوسرا کوئی پہلا صدر یونہی تفریح کے لئے آگیا ہے یا تمام کام اسی کے حوالے کر دیا گیا ہے۔ اور حقیقی صدر بالکل معطل ہو کر نہیں رہ گیا کیا؟

(باقی)

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

قسط اول

اصحاب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایمان افروز واقعات

تقریر مکرم شیخ عبدالقادر صاحب مربی سلسلہ احمدیہ برموقعہ جلسہ سالانہ ۱۹۶۱ء

جماعت احمدیہ کے گذشتہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر مورخہ ۲۸ دسمبر ۱۹۶۱ء کے پہلے اجلاس میں مکرم شیخ عبدالقادر صاحب مربی سلسلہ احمدیہ نے مندرجہ بالا موضوع پر جو تقریر فرمائی تھی۔ وہ افادۂ احباب کے لئے درج ذیل کی جاتی ہے۔

جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ میں غالباً پہلی مرتبہ صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایمان افروز واقعات کا ایک مستقل مضمون کی شکل میں ذکر ہو رہا ہے۔ چنانچہ ایک موقعہ پر جب ڈاکٹر عبدالحکیم خاں نے جنہیں صحیح اسلامی عقائد سے انحراف کی بناء پر حضرت اقدس نے اپنی جماعت سے الگ کر دیا تھا۔ آپ کی جماعت پر کچھ اعتراضات کئے۔ تو آپ نے انہیں مخاطب کر کے فرمایا۔

"آپ کہتے ہیں کہ صرف ایک حکیم مولوی نورالدین صاحب اس جماعت میں عملی رنگ اپنے اندر رکھتے ہیں۔ دوسرے ایسے ہیں اور ایسے ہیں میں نہیں جانتا کہ آپ اس افترا کا کیا خدا تعالیٰ کو جواب دیں گے۔ میں حلفاً کہہ سکتا ہوں کہ کم از کم ایک لاکھ آدمی میری جماعت میں ایسے ہیں کہ سچے دل سے میرے پر ایمان لائے ہیں اور اعمال صالحہ بجا لاتے ہیں۔ اور باتیں سننے کے وقت اس قدر روتے ہیں کہ ان کے گریبان تر ہو جاتے ہیں۔ میں اپنے ہزارہا بیعت کنندوں میں اس قدر تبدیلی دیکھتا ہوں کہ موسےٰ نبی کے پیرو ان سے جو ان کی زندگی میں ان پر ایمان لائے تھے۔ ہزارہا درجہ ان کو بہتر خیال کرتا ہوں۔ اور ان کے چہرہ پر صحابہ کے اعتقاد اور صلاحیت کا نور پاتا ہوں۔ ہاں شاذ و نادر کے طور پر اگر کوئی اپنے فطرتی نقص کی وجہ سے صلاحیت میں کم رہا ہو۔ تو وہ شاذ و نادر میں داخل ہیں۔ میں دیکھتا ہوں کہ میری جماعت نے جس قدر نیکی اور صلاحیت میں ترقی کی ہے۔ یہ بھی ایک معجزہ ہے۔ ہزارہا آدمی دل سے فدا ہیں۔ اگر آج ان کو کہا جائے کہ اپنے تمام اموال سے دستبردار ہو جاؤ۔ تو وہ دستبردار ہو جانے کے لئے مستعد ہیں۔ پھر بھی میں ہمیشہ ان کو اور ترقیات کے لئے ترغیب دیتا ہوں۔ اور ان کی نیکیاں ان کو نہیں سناتا مگر دل میں خوش ہوں۔"

(بحوالہ سیرت المہدی حصہ اول ص۱۶۵)

غرض حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ کرام خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے بہت بلند شان رکھتے تھے۔ ہاں اتنی بات ضرور نوٹ کر لینی چاہیئے۔ کہ جس طرح ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو تمام اولین و آخرین سے افضل مانتے ہیں۔ اسی طرح حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی جماعت بھی ہماری نگاہ میں تمام دوسری جماعتوں سے افضل ہے اللھم صل علی محمد و علی آل محمد وبارک وسلم انک حمید مجید۔

اس مختصر اور ضروری تمہید کے بعد اب میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چند صحابہ کرام کے ایمان افروز واقعات سناتا ہوں۔ جن صحابہ کرام کے واقعات میں سناؤنگا۔ ان میں سے اکثر ایسے ہیں کہ ان کے ایمان افروز حالات کے لئے بڑی بڑی ضخیم کتابوں کی ضرورت ہے۔ لیکن میں چونکہ متعدد صحابہ کرام کا ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ اس لئے میں نے یہ تعہد کیا ہے کہ ہر صحابی کے دو دو واقعات سنا دیئے جائیں۔

سو سب سے پہلے میں حضور علیہ السلام کے دو جلیل القدر صحابیوں کا ذکر کرتا ہوں۔ یہ بزرگ صحابی حضرت مولانا نورالدین صاحب اور حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب ہیں جو علی الترتیب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلیفہ اول و ثانی قرار پائے۔

حضرت مولانا حکیم نورالدین صاحب
خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت مسیح موعودؑ سے عشق و محبت کا ایک واقعہ } حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحبؓ کا بیان ہے کہ

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ کے جس قدر آدمی ہیں سب کو حضور علیہ السلام سے اپنے اپنے طریق کے مطابق محبت تھی۔ مگر جس قدر ادب و محبت حضور سے حضرت خلیفہ اول کو تھی۔ اس کی نظیر تلاش کرنی مشکل ہے۔ چنانچہ ایک دن میں حضرت مولوی صاحب کے پاس بیٹھا تھا وہاں ذکر ہوا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کسی دوست کو اپنی لڑکی کا رشتہ کسی احمدی سے کرنے کو ارشاد فرمایا۔ مگر یہ کہ وہ دوست راضی نہ ہوا اتفاقاً اسی وقت مرحومہ امۃ الحی بھی جو اس وقت بہت چھوٹی تھیں کھیلتی ہوئی سامنے آگئیں۔ حضرت مولوی صاحب اس دوست کا ذکر سُن کر فرمانے لگے کہ مجھے تو اگر مرزا (یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو آپ پیار سے مرزا کہا کرتے تھے) کہے کہ اپنی لڑکی کو نہالی (نہالی ایک مہترانی تھی جو حضرت صاحب کے گھر میں کام کرتی تھی) کے لڑکے کو دے دو۔ تو میں بغیر کسی انقباض کے فوراً دے دوں گا۔ یہ کلمہ سخت عشق و محبت کا تھا۔ مگر نتیجہ دیکھ لو کہ بالآخر وہی لڑکی حضور علیہ السلام کی بہو بنی اور اس شخص کی زوجیت میں آئی۔ جو خود حضرت مسیح موعود کا حسن و احسان میں نظیر ہے۔"

(سیرت المہدی حصہ سوم ص۱۱۴)

ایک نواب صاحب کی درخواست } حضرت ماسٹر اللہ دتا صاحب فرماتے ہیں کہ

"۱۹۰۱ء یا ۱۹۰۰ء کا واقعہ ہے کہ میں دارالامان میں موجود تھا۔ ان دنوں میں ایک نواب صاحب حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی کی خدمت میں علاج کے لئے آئے ہوئے تھے۔ جن کے لئے ایک الگ مکان تھا۔ ایک دن نواب صاحب کے اہلکار حضرت مولوی صاحب کے پاس آئے۔ جن میں سے ایک مسلمان اور ایک سکھ تھا اور عرض کیا کہ نواب صاحب کے علاقہ میں لاٹ صاحب آنے والے ہیں۔ آپ ان لوگوں کے تعلقات کو جانتے ہیں۔ اس لئے نواب صاحب کا منشاء ہے کہ آپ ان کے ہمراہ وہاں تشریف لے جائیں۔ حضرت مولوی صاحب نے فرمایا کہ میں اپنی جان کا مالک نہیں۔ میرا ایک آقا ہے اگر وہ مجھے بھیج دے۔ تو مجھے کیا انکار ہے۔ پھر ظہر کے وقت وہ اہلکار مسجد مبارک میں بیٹھ گئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تشریف لائے تو انہوں نے عرض کیا حضور نے فرمایا اس میں شک نہیں کہ اگر ہم مولوی صاحب کو آگ میں کودنے یا پانی میں چھلانگ لگانے کے لئے کہیں تو وہ انکار نہ کریں گے۔ لیکن مولوی صاحب کے وجود سے یہاں ہزاروں لوگوں کو ہر وقت فیض پہنچتا ہے۔ قرآن مجید اور احادیث کا درس دیتے ہیں۔ اس کے علاوہ سینکڑوں بیماروں کا ہر روز علاج کرتے ہیں۔ ایک دنیاداری کے کام کے لئے ہم اتنا نقص تو نہیں کر سکتے۔

حضرت مولوی صاحب کی خوشی } اس دن جب عصر کے بعد حضرت مولوی صاحب درس قرآن مجید دینے لگے۔ تو خوشی کی وجہ سے منہ سے الفاظ نہ نکلتے تھے۔ فرمایا مجھے آج اس قدر خوشی ہے کہ بولنا محال ہے۔ وہ یہ کہ میں ہر وقت اسی خوشی میں رہتا ہوں کہ میرا آقا مجھ سے خوش ہو جائے۔ آج میرے لئے کس قدر خوشی کا مقام ہے کہ میرے آقا نے میری نسبت ایسا خیال ظاہر کیا ہے۔ کہ اگر ہم نورالدین کو آگ میں جلائیں یا پانی میں ڈبو دیں۔ تو پھر بھی وہ انکار نہیں کریگا"

(سیرت المہدی حصہ سوم ص۱۶۰)

یہی وہ اطاعت اور فدائیت تھی کہ جس کی وجہ سے حضرت اقدس نے متعدد مقامات پر آپکی تعریف فرمائی۔ اور دریا کو کوزے میں بند کرتے ہوئے ایک مقام پر تو فرمایا کہ

چہ خوش بودے اگر ہر یک ز امت نور دیں بودے
ہمیں بودے اگر ہر دل پُر از نور یقیں بودے

اور اسی اطاعت کی برکت تھی کہ آپ حضرت اقدس کے خلیفہ اول قرار پائے۔

حضرت صاحبزادہ بشیرالدین محمود احمد
خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

جائداد کی تقسیم کا واقعہ } حضور ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام جب فوت ہوئے تو ایک تحصیلدار صاحب قادیان آئے۔ اس زمانہ میں عورت کا جائداد میں کوئی حصہ نہ ہوتا تھا۔ تحصیلدار صاحب نے مجھے بلایا اور کہا مرزا صاحب کی جائداد اب آپ لوگوں کے نام چڑھانی ہے۔ آپ کون کون وارث ہیں جن میں جائداد تقسیم ہوگی میں نے حضرت والدہ صاحبہ اپنی بہنوں اور بھائیوں کے نام لکھوائے اور کہا آپ کی جائداد ان سب پر تقسیم ہوگی۔ تحصیلدار کہنے لگا یہ ہرگز نہیں ہو سکتا قانون یہ کہتا ہے کہ آپ کی جائداد صرف بیٹوں میں تقسیم ہونی چاہیئے۔ اس پر میں یہ کہہ کر وہاں سے چلا آیا اگر قانون یہ کہتا ہے۔ تو ایسی جائداد ہم نہیں لیتے۔ تحصیلدار میرے ایسا کہنے سے مرعوب ہو گیا۔ اور اس نے ان سب میں جائداد تقسیم کر دی جن کے نام میں نے لکھوائے تھے۔ اسی دن سے ہماری جائدادوں کے لئے یہ قانون بن گیا۔ اور ابھی کے بعد کسی نے اس بات کو نہیں چھیڑا پس جو مومن ہو۔ اور شریعت پر عمل کرنا چاہتا ہو وہ ایسے حالات سے فائدہ اٹھا سکتا ہے"

(الفضل ۲ نومبر ۱۹۶۱ء)

وہ لوگ جو عورتوں کو والدین کے ترکہ میں سے حصہ نہیں دیتے اور رواج کا بہانہ بناتے ہیں۔ وہ اس واقعہ سے بہت بڑا سبق حاصل کر سکتے ہیں

حضرت اقدسؑ کی نعش کے سرہانے کھڑے ہو کر عہد } حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے [illegible]

کے بعد لاہور میں ۱۹ ستمبر ۱۹۴۷ء کے خطبہ جمعہ میں قادیان کے فسادات کا ذکر کرتے ہوئے اپنے ایک گذشتہ اور تازہ عزم کا ان الفاظ میں ذکر فرمایا کہ:۔

"جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام لاہور میں فوت ہوئے اس وقت میری شادی تو ہو چکی تھی لیکن بچہ کوئی نہیں تھا۔ ایک بچہ ہوا تھا جو چھوٹی عمر میں فوت ہو گیا تھا۔ اس وقت میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سرہانے کھڑے ہو کر یہ عزم کیا تھا۔ اور خدا تعالیٰ کے سامنے قسم کھائی تھی کہ اگر جماعت اس ابتلاء کی وجہ سے فتنہ میں پڑ جائے اور ساری جماعت مرتد ہو جائے تب بھی میں اس صداقت کو نہیں چھوڑوں گا۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام لائے اور اس وقت تک تبلیغ کو جاری رکھوں گا جب تک کہ صداقت دنیا میں قائم نہیں ہو جاتی۔ شاید اللہ تعالیٰ مجھ سے اب ایک اور عہد لینا چاہتا ہے۔ وہ وقت میری جوانی کا تھا اور یہ وقت میرے بڑھاپے کا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے کام کرنے کے لئے جوانی اور بڑھاپے میں کوئی فرق نہیں ہوتا جس عمر میں بھی انسان اللہ تعالیٰ کے کام کے لئے کھڑا ہو جائے اور خدا تعالیٰ کی طرف سے اس کو برکت مل جائے اسی عمر میں وہ کامیابی اور کامرانی حاصل کر سکتا ہے۔ لاہور ہی تھا جس میں میں نے وہ عہد کیا تھا۔ اور یہاں پاس ہی کیلیانوالی سڑک ہے وہ جگہ ہے شاید یہاں سے ایک لکیر کھینچی جائے تو وہ جگہ اسی کے محاذ میں واقع ہو گی۔ بہرحال اسی لاہور میں اور ویسے ہی نازک حالات میں میں اللہ تعالیٰ سے توفیق چاہتے ہوئے یہ اقرار کرتا ہوں کہ جماعت کو کوئی بھی دھکا لگے میں اس کے فضل اور اس کے احسان سے کسی اپنے صدمہ یا اپنے دکھ کو اس کام میں حائل نہیں ہونے دوں گا۔ بفضلہ تعالیٰ و بتوفیقہ و بنصرہ جو کام خدا تعالیٰ نے اسلام اور احمدیت کے قائم کرنے کا میرے سپرد کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ مجھے اس عہد کے پورا کرنے کی توفیق دے اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے میری تائید فرمائے باوجود اس کے کہ میں اب عمر کے لحاظ سے ساٹھ سال کے قریب ہوں اور ابتلاؤں اور مشکلات نے میری ہڈیوں کو کھوکھلا کر دیا ہے پھر بھی میرے حی و قیوم خدا سے بعید نہیں امید کرتا ہوں کہ وہ اپنے فضل و کرم سے میرے مرنے سے پہلے مجھے اسلام کی فتح کا دن دکھا دے۔ آمین۔"

(الفضل ۲۱ ستمبر ۱۹۴۷ء)

چنانچہ لاہور کے جلسے۔ سر عبدالقادر کا اقرار۔ ربوہ کی بنیاد و ترقی۔ مبلغین اسلام کی اکناف عالم میں روانگی وغیرہ وغیرہ اس عہد کے پورا اترنے کے شاید ناطق ہیں۔

حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہید رضی اللہ عنہ

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی تحریر فرماتے ہیں:۔

"۱۹۰۲ء کے آخر میں افغانستان کے علاقہ خوست کے ایک معزز رئیس مولوی عبداللطیف صاحب حضرت مسیح موعودؑ کا نام سن کر قادیان میں آئے اور آپ کی بیعت سے مشرف ہو گئے۔ یہ صاحب افغانستان کے بڑے علماء میں سے تھے اور دربار کابل میں ان کی اتنی عزت تھی کہ امیر حبیب اللہ کی تاجپوشی کی رسم انہوں نے ہی ادا کی تھی۔ اور ان کے شاگردوں اور معتقدوں کا حلقہ بہت وسیع تھا۔ انہوں نے کئی ماہ تک قادیان میں قیام کیا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ عشق کی سی کیفیت پیدا ہو گئی۔ جب وہ کئی ماہ کے قیام کے بعد اپنے وطن واپس جانے لگے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاؤں پر گر کر زار و زار روئے اور کہنے لگے مجھے نظر آ رہا ہے کہ مجھے اس دنیا میں اس مبارک چہرہ کی زیارت پھر نصیب نہیں ہو گی۔ جب وہ کابل میں پہنچے تو امیر حبیب اللہ خاں کے دربار میں ایک شور بپا ہو گیا کہ یہ شخص کافر اور مرتد ہو کر آیا ہے اور جہاد کا منکر ہے اور اگر توبہ نہ کرے تو اس سزا کا مستحق ہے کہ اسے قتل کر دیا جائے۔ مولوی عبداللطیف صاحب نے انہیں سمجھایا کہ میں ہرگز کافر یا مرتد نہیں ہوں بلکہ اسلام کا خادم اور خدائی ہوں اور اسلام کے متعلق پہلے سے بہت زیادہ محبت اور اخلاص رکھتا ہوں۔ ہاں میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ کو سچا جان کر آپ کو قبول کیا ہے اور یہ ایک حق ہے جسے میں چھوڑ نہیں سکتا اور میں جہاد کا منکر نہیں ہوں البتہ چونکہ اس زمانہ میں وہ حالات موجود نہیں جن میں اسلام نے تلوار کا جہاد رکھا ہے اس لئے میں موجودہ زمانہ میں جہاد بالسیف کا قائل نہیں ہوں۔ غرض علماء کے ساتھ مولوی صاحب کی بہت بحث ہوئی مگر کابل کے علماء اپنی ضد پر قائم رہے۔ اور بالآخر انہوں نے متفقہ طور پر مولوی صاحب کو مرتد قرار دے کر ان کے قتل کا فتویٰ دیا۔ اس وقت امیر حبیب اللہ خان نے مولوی صاحب کو سمجھایا کہ اس وقت ضد اچھی نہیں اور مخالفت کا بہت زور ہے بہتر ہے کہ آپ اپنے عقائد سے توبہ کا اعلان کر دیں۔ مولوی صاحب نے کہا کہ میں نے جس بات کو خود تحقیق کی طرف سے حق سمجھ کر یقین کیا ہے اسے نہیں چھوڑوں گا اور میں اپنی جان بچانے کے لئے اپنے ایمان کو ضائع نہیں کر سکتا۔ اس پر علماء کے دباؤ کے نیچے آ کر امیر نے مولوی صاحب کے قتل کا حکم دے دیا اور قتل کے طریق کے متعلق یہ فیصلہ کیا گیا کہ زمین میں ایک گڑھا کھود کر مولوی صاحب کو اس گڑھے میں کمر تک دفن کر دیا جائے اور پھر ان پر پتھروں کی بارش برسا کر انہیں ہلاک کر دیا جائے۔ چنانچہ شہر سے باہر کھلے میدان میں انتظام کیا گیا اور کابل کے سب علماء (م)

(م) اور رؤسا اور خود امیر اور دوسرے لوگ اس جگہ جمع ہوئے۔ مولوی صاحب کو کمر تک زمین میں دفن (گاڑ) کر دیا گیا اور صرف توبہ کا دروازہ باہر رہا۔ تو امیر کابل پھر آگے بڑھ کر مولوی صاحب کے پاس گیا۔ اور کہا کہ اب بھی وقت ہے۔ اگر آپ توبہ کر لیں تو علماء کا جوش دب جائے گا۔ مگر مولوی صاحب نے سختی سے انکار کیا۔

اور کہا کہ میں کسی قیمت پر بھی اپنے ایمان کو ضائع نہیں کروں گا۔ اب میری اس قدر درخواست ہے کہ تم جلدی کرو۔ تا کہ جو پردہ مجھے جنت سے جدا کر رہا ہے وہ اٹھ جائے۔ اس پر امیر نے پتھراؤ کا حکم دیا جس پر اس زور سے پتھر برسے کہ دیکھتے دیکھتے ہی بجوم نعشوں کا ایک پہاڑ کھڑا ہو گیا اور اس عاشق مسیح کی روح اپنے ابدی ٹھکانے میں پہنچ گئی" (سلسلہ احمدیہ ۱۴۸، ۱۴۹ ء باقی)

مکرم عبداللطیف صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ جزائر فجی لاہور میں

۱۰؍۴؍۶۲ کو چوہدری اسداللہ خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور کی طرف سے اطلاع ملی ہے کہ فجی آئی لینڈ کے ایک احمدی دوست مکرم عبداللطیف صاحب بمعہ اپنی بیگم صاحبہ کے قادیان سے ہوتے ہوئے ۱۱؍۴؍۶۲ کو بذریعہ ہوائی جہاز لاہور تشریف لا رہے ہیں۔

چنانچہ ۱۱؍۴؍۶۲ کو ہوائی اڈہ پر محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ لاہور، سید حضرت اللہ پاشا صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ لاہور اور دیگر احباب جماعت نے ان کا پرتپاک استقبال کیا۔ ان کی رہائش کے لئے لاہور ہوٹل میں انتظام کیا گیا۔

۱۳؍۴؍۶۲ کو انہوں نے شاہی قلعہ بادشاہی مسجد اور مقبرہ جہانگیر وغیرہ تاریخی مقامات کی سیر کی اور جمعہ کی نماز دارالذکر میں ادا کی۔ محترم امیر صاحب نے خطبہ جمعہ میں ان کا تعارف کرایا۔ خوش قسمتی سے حضرت مولانا عبدالرحمن صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ قادیان نے بھی جمعہ کی نماز دارالذکر میں ادا کی۔ نماز جمعہ ادا کرنے کے بعد محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ لاہور نے ہر دو مہمانوں کا تعارف کرایا۔ بعد ازاں مکرم عبداللطیف صاحب آف فجی نے اپنے احمدیت قبول کرنے کے حالات سنائے۔ اس کے بعد مولانا عبدالرحمن صاحب نے قادیان کے درویشوں کے ایمان افروز حالات بیان فرمائے۔ بعد دعا یہ اجلاس ختم ہوا۔

مجلس لاہور کے ایک مخلص کارکن نے مولانا عبدالرحمن صاحب امیر جماعت قادیان کے اعزاز میں ایک دعوت عصرانہ کا اہتمام ایک ہوٹل میں کیا۔ جس میں امیر صاحب جماعت احمدیہ لاہور کے علاوہ جماعت کے خدام کے کارکنوں نے شرکت فرمائی۔

۱۹؍۴؍۶۲ کو مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کی طرف سے شیزان ہوٹل میں ایک عصرانہ ترتیب دیا گیا۔ جس میں مولانا عبدالرحمن صاحب مکرم عبداللطیف صاحب آف فجی بمعہ بیگم صاحبہ۔ امیر جماعت احمدیہ لاہور۔ مکرم شیخ بشیر احمد صاحب جج ہائی کورٹ۔ شیخ عبدالقادر صاحب مربی لاہور۔ قائد مجلس لاہور کے علاوہ جماعت اور خدام الاحمدیہ کے عہدیداران شریک ہوئے۔

اس تقریب میں محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ لاہور نے معزز مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔ بعد ازاں مکرم عبداللطیف صاحب، مولانا عبدالرحمن صاحب۔ جسٹس شیخ بشیر احمد صاحب نے خطاب فرمایا۔ اور مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کی طرف سے تمام حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ یہ تقریب ۵ بجے تا ۷ بجے شام تک جاری رہی۔

۱۵؍۴؍۶۲ کو معزز مہمانوں نے جماعت کے دیگر بہت سے دوستوں سے ملاقات کی۔ نائب قائد شیخ ریاض محمود صاحب مہمانوں کے ساتھ رہے دیگر احباب جماعت کے علاوہ کثیر تعداد میں خدام بھی تشریف لائے اور ان مہمانوں سے مختلف مسائل پر گفتگو فرماتے رہے۔

۱۶؍۴؍۶۲ کو بعد دوپہر مکرم عبداللطیف صاحب مع اپنی بیگم صاحبہ کے بذریعہ طارق بس ربوہ تشریف لے گئے۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ مکرم عبداللطیف صاحب قادیان سے ہوتے ہوئے لاہور تشریف لائے تھے اور وہ ربوہ کراچی سے ہوتے ہوئے فریضہ حج ادا کریں گے بعد ازاں امریکہ اور یورپ سے ہوتے ہوئے اپنے ملک واپس تشریف لے جائیں گے۔

(محمد صدیق شاکر معتمد مجلس خدام الاحمدیہ لاہور)

درخواستہائے دعا

(۱) میری لڑکی عزیزہ فوزیہ ایک ہفتہ سے بعارضہ بخار بیمار ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے شفائے کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

(احمد حسین ہیڈ کاتب الفضل)

(۲) مکرم شہزادہ محمد عثمان صاحب سیکرٹری وقف جدید جہلم شہر جو بڑے مخلص اور مستعد کارکن ہیں کئی دن سے بیمار ہیں۔ جملہ احباب کرام و درویشان قادیان سے درخواست ہے کہ ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ (ناظم مال وقف جدید)

نئی نسلوں کی ایک اہم ذمہ داری

از مکرم چوہدری عبدالعزیز صاحب واقف زندگی لاہور

اللہ تعالیٰ جن برگزیدہ انسانوں کو دُنیا کی اصلاح کے لئے مبعوث فرماتا ہے انہیں تزکیۂ نفوس اور تطہیر قلوب کی خاص قوتیں عطا کی جاتی ہیں جن کی مدد سے وہ اپنے متبعین کی دیکھتے ہی دیکھتے کایا پلٹ کر رکھ دیتے ہیں وہی لوگ جو پہلے گمراہی و ضلالت میں بھٹک رہے ہوتے ہیں۔ آن کی آن میں راہ سعادت پر گامزن ہو کر خالص سونے کی طرح چمکنے لگتے ہیں۔ اس حقیقت کی طرف ہی اشارہ کرتے ہوئے اللہ تعالےٰ نے نبیوں کے سردار حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق فرمایا ہے۔

هو الذی بعث فی الامیین رسولاً منهم یتلوا علیهم ایٰته ویزکیهم ویعلمهم الکتٰب والحکمة وان کانوا من قبل لفی ضلٰلٍ مبین۔

"وہی خدا ہے جس نے ایک اَن پڑھ قوم کی طرف اسی میں سے ایک رسول بھیجا جو اُن پر اس کی آیات پڑھتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب کا علم اور حکمت سکھاتا ہے حالانکہ وہ پہلے کھلی کھلی گمراہی میں تھے۔"

اس میں کیا شک ہے کہ سرور کائنات فخر موجودات سرورِ دو عالم نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اُن خوش بخت و خوش نصیب انسانوں کو جنہوں نے آپ کی آواز پر لبیک کہہ کر راہ سعادت پر پوری استقامت کے ساتھ گامزن ہونے کا عہد کیا اپنی زبردست قوت قدسیہ کی مدد سے روحانی علو و ارتفاع کے ایسے بلند مقام تک پہنچا دیا کہ وہ اپنے تعلق باللہ محبت الٰہی خشیت۔ تقویٰ اللہ۔ پاکیزگیٔ نفس اور اخلاق فاضلہ کے نمایاں اوصاف کی وجہ سے دنیا کی ہدایت کے لئے روشن ستاروں کا کام دینے لگے اللہ تعالےٰ نے ان کے بلند اوصاف دین کی خاطر عظیم الشان قربانیوں اور محیر العقول کارناموں پر انہیں اپنی رضامندی، خوشنودی اور قبولیت کی زندہ جاوید سند سے نوازا اور فرمایا:۔

محمد رسول اللّٰه والذین معه اشداء علی الکفار رحماء بینهم تراهم رکعاً سجداً یبتغون فضلاً من اللّٰه ورضواناً سیماهم فی وجوههم من اثر السجود ذالك مثلهم فی التوراة ومثلهم فی الانجیل کزرعٍ اخرج شطاٴه فاٰزره فاستغلظ فاستویٰ علیٰ سوقه یعجب الزراع لیغیظ بهم الکفار وعد اللّٰه الذین اٰمنوا وعملوا الصٰلحٰت منهم مغفرة واجراً عظیماً۔

"محمد اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں (صحابہ) وہ کفار کے خلاف بڑا جوش رکھتے ہیں۔ لیکن آپس میں ایک دوسرے سے بہت ملاطفت کرنے والے ہیں جب تو انہیں دیکھے گا انہیں شرک سے پاک اور اللہ کا فرمانبردار پائے گا۔ وہ ہر وقت اللہ کے فضل اور رضا کی جستجو میں رہتے ہیں ان کی شناخت ان کے چہروں پر سجدوں کے نشان میں موجود ہوتی ہے۔ ان کی یہ حالت توریت میں بیان ہوتی ہے اور انجیل میں ان کی حالت کا یہ نقشہ بیان ہوا ہے کہ وہ ایک کھیتی کی طرح ہوں گے جس نے پہلے تو اپنی روئیدگی نکالی۔ بعد ازاں اس کو آسمانی اور زمینی غذا کے ذریعہ سے مضبوط کیا اور وہ روئیدگی اور مضبوط ہو گئی اور پھر اپنی جڑ پر مضبوطی سے قائم ہو گئی۔ یہاں تک کہ زمیندار کو پسند آنے لگ گئی۔ اس کا نتیجہ یہ نکلے گا کہ کفار ان کو دیکھ کر جلیں گے اللہ تعالیٰ نے مومنوں اور ایمان کے مطابق عمل کرنے والوں سے یہ وعدہ کیا ہے کہ ان کو مغفرت اور بڑا اجر ملے گا۔

اسی طرح آنحضرتؐ نے اپنے جلیل القدر اصحاب رضی اللہ تعالےٰ عنہم کے متعلق فرمایا کہ:۔

اصحابی کالنجوم بایهم اقتدیتم اهتدیتم

یعنے میرے صحابہ روشن ستاروں کی مانند ہیں۔ ان میں سے جس کے بھی پیچھے چلو گے تم ہدایت پا جاؤ گے۔"

الغرض وہ لوگ جو نبی پر ایمان لا کر اس کے فیض صحبت سے براہ راست مستفیض ہوتے ہیں اس نبی کی قوت قدسیہ انہیں کچھ سے کچھ بنا دیتی ہے۔

وہ اپنے پیچھے محبت و اخلاص اور قربانی و ایثار کا ایک ایسا شاندار نمونہ چھوڑ جاتے ہیں جو آنے والی نسلوں کے لئے مشعل راہ اور شمع ہدایت کا کام دیتا ہے اور ان کے بعد آنیوالی نسلوں کا یہ فرض ہوتا ہے کہ وہ ان جلیل القدر اصحاب کے نقش قدم پر چل کر اپنے اندر بھی عشق و وفا، صدق و صفا اور قربانی و ایثار کے وہی اوصاف پیدا کریں اس کے بغیر آنے والی نسلیں خدمت دین کے اس فرض کو ادا کرنے کے قابل نہیں ہو سکتیں جن کا تمام تر بار صحابہ کے بعد ان کے نازک کندھوں پر آپڑتا ہے۔

گمراہی و تاریکی کے اس آخری دور میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبعوث ہو کر اپنی خداداد قوت قدسیہ اور باطنی جذب و کشش کی بدولت پاکباز اور متقی انسانوں کی ایک ایسی جماعت قائم فرمائی جو آخرین منہم کی مصداق تھی اور ذوق و شوق، ولولۂ عشق۔ وفاداری و جانثاری اور قربانی و ایثار کے لحاظ سے اپنا جواب نہ رکھتی تھی۔ آپ نے بتوفیق الٰہی اپنے ہر صحابی کو اپنی توجہ فیض صحبت، روحانی تربیت اور اللہ تعالےٰ کے حضور پرسوز دعاؤں کی بدولت پتھر سے پارس بنا دیا اور آن کی آن میں سنگریزے ہیروں کی طرح دمکنے لگے اور خاک کے پتلے عالم بالا کی مخلوق بنکر دنیا پر نور برسانے لگے اور وہ کیوں ایسا نہ کرتے جبکہ توفیق الٰہی نے انہیں اپنے مسیح سے کئے ہوئے اس وعدہ کا مصداق بنانے کے لئے چن لیا تھا۔

ینصرك رجال نوحی الیهم من السماء

یعنے تیری مدد ایسے لوگ کریں گے جن پر ہم آسمان سے اپنی وحی نازل کریں گے خدا کے ان برگزیدہ منتخب اور چیدہ افراد نے اپنے اخلاص و وفا صدق و صفا اور قربانی و ایثار کا وہ شاندار نمونہ پیش فرمایا اور دین کو سربلند کرنے کی خاطر وہ وہ کارہائے نمایاں سرانجام دئے جن کا تذکرہ رہتی دنیا تک قائم رہے گا اور دوسروں میں بھی خدمت دین کا جذبہ ابھار کر انہیں دین کی خاطر بڑھ چڑھ کر قربانیاں کرنے پر آمادہ کرتا رہے گا۔

حضرت مسیح الموعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جلیل القدر صحابہ نے اخلاص و وفا اور قربانی و ایثار کا وہ اعلیٰ نمونہ پیش کیا کہ خود مسیح پاک علیہ السلام نے ان کے اخلاص و وفا قربانی و ایثار پر خوشنودی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا۔

"اس جگہ میں اسبات کے اظہار اور شکریہ ادا کرنے کے بغیر نہیں رہ سکتا کہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم نے مجھے اکیلا نہیں چھوڑا۔ میرے ساتھ تعلق اخوت پکڑنے والے اور اس سلسلہ میں داخل ہونے والے جن کو خدا تعالےٰ نے اپنے ہاتھ سے قائم کیا ہے۔ محبت و اخلاص کے رنگ سے ایک عجیب طرز پر رنگین ہیں۔ نہ میں نے اپنی محنت سے بلکہ خدا تعالےٰ نے اپنے احسان سے یہ صدق سے بھری ہوئی روحیں مجھے عطا کی ہیں۔"

صحابہ مسیح موعود علیہ السلام کا یہ مقدس گروہ دن بدن کم ہوتا جا رہا ہے اور جس تیزی سے ہم ان مقدس ہستیوں کے بابرکت وجودوں سے استفادہ کے بیش بہا مواقع سے محروم ہوتے جا رہے ہیں۔ ہماری ذمہ داریاں اسی قدر سرعت اور تیزی کے ساتھ بڑھتی چلی جا رہی ہیں۔

ہم جو حضرت مسیح پاک علیہ السلام کی روحانی اولاد ہیں۔ ہمارا یہ اولین اور بنیادی فرض ہے کہ ہم وہی للّٰہیت، وہی خشیت، وہی تقویٰ، وہی محبت، وہی فدائیت، وہی نفس کی پاکیزگی، وہی اخلاق فاضلہ اور ان سب کا نچوڑ وہی روحانیت اپنے اندر پیدا کریں جو حضورؑ کے صحابہ کا طرۂ امتیاز تھی تاکہ ہم نہ صرف اپنی زندگی کے مقصد میں کامیاب ہوں اور ہماری عاقبت محمود ہو بلکہ روحانیت کی پیاسی اور حق کی متلاشی دنیا کو حق و صداقت سے بہرہ اندوز کرتے اور خود اپنی ہی طرح دوسروں کی بھی کایا پلٹنے کا موجب بنیں۔

حضرت مسیح الموعود علیہ السلام کی قوت قدسیہ اور جذب و کشش کے طفیل آپ کے جلیل القدر صحابہ نے اسلامی تعلیم پر کما حقہٗ عمل کرتے ہوئے دین کو دنیا پر صحیح معنوں میں مقدم رکھتے ہوئے نصرت دین اور دادِ حق میں فدائیت کا جو نمونہ دکھایا تھا اسی روح اور جذبے کا ہماری زندگیوں میں باتمام و کمال منتقل ہونا از بس ضروری ہے تاکہ ہم میں بھی حق پر نثار ہونے اور دین کی سربلندی کی خاطر بڑی سے بڑی قربانی پیش کرنے کا ولولہ پیدا ہو۔

اس غرض کو پورا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ جماعتوں میں وقتاً فوقتاً سیرۃ صحابہؓ پر جلسے کرونے کا پروگرام بنایا جائے۔ مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ ایسے جلسے وقتاً فوقتاً کرتی رہتی ہے تاکہ صحابہ کی سیرت کے واقعات اور ان کے عظیم الشان کارناموں کی تفصیلات سے آگاہ ہو کر ہم میں سے ہر فرد جماعت کو احساس ہو کہ ہم ایسے بزرگ اور جلیل القدر اسلاف کی اولاد ہیں اور وہ کس قدر کس عظیم الشان ورثہ کا حامل بنایا ہے۔ اور پھر ہم اس احساس کے پیش نظر اپنی زندگی کو بدلیں اور دین کی خدمت کا فریضہ پورے انشراح اور جذبہ و جوش سے بجا لائیں اور اپنے اس امتیاز پر کوئی آنچ نہ آنے دیں کہ ہم بزرگ صحابہ کی اولاد ہیں اور ان کے عظیم الشان روحانی ورثہ کے حامل ہیں۔

صحابہ حضرت مسیح علیہ السلام کی عظیم الشان قربانیوں اور ان کے نمونوں کو خود اپنی زندگیوں

(باقی ص پر)

میرے والد صاحب مرحوم

میرے والد مرحوم جناب مبارک علی خانصاحب ۲۱ اکتوبر ۱۹۶۱ء کو سوڑا ٹانگانیکا (مشرقی افریقہ) میں اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ بچپن سے ہی آپ میں خلوص اور احمدیت کی محبت کا جذبہ پایا جاتا تھا۔ آپ ضلع گورداسپور میں مقیم تھے۔ جوانی میں ہی اپنے تمام بہن بھائیوں کو چھوڑ کر اپنے ایک چھوٹے بھائی جناب عباس علی صاحب (مرحوم) کے ساتھ جاپان چلے گئے۔ وہاں سے واپس آکر آپ افریقہ ٹانگانیکا چلے گئے۔ چھ ماہ ملازمت کرنے کے بعد چھوٹی سی دکان ڈال لی۔ یہ صرف چندے دینے کی برکت تھی۔ آپ اپنی نصف آمدنی چندہ میں دیدیا کرتے تھے اور حضور کی خدمت میں بھی دعا کے لئے لکھتے رہتے تھے۔

آپ نے ٹانگانیکا میں چالیس سال گذارے اور جتنی مدت آپ یہاں رہے غریبوں اور مسکینوں کو اکثر کھانا کھلاتے رہے۔ لوگوں کو روزے رکھواتے اور افطاری کرواتے اور سال میں پانچ چھ بکرے ضرور صدقے کے طور پر غریبوں میں تقسیم کرتے۔ آپ بڑے مہمان نواز تھے۔ یہاں تک کہ بغیر واقفیت کے بھی لوگ آپ کے ہاں مہمان آتے۔ اپنی شرافت، خلوص، ہمدردی اور مہمان نوازی کی وجہ سے لوگوں نے آپ کا نام ہی شریف رکھ دیا تھا۔ ساری عمر ایمانداری اور ہر ایک سے ہمدردی سے کام لیا۔ آپ نے چندوں میں بہت بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ ٹانگانیکا، کینیا، یوگنڈا میں جو مسجدیں بنیں آپ نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ آپ کتنے بھی شدید بیمار ہوتے مگر کبھی نماز نہ چھوڑی۔ وہ ہمارے لئے جو یادگار چھوڑ گئے ہیں وہ صرف عبادت ہے۔ کثرت سے عبادت کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ سے خاص تعلق پیدا کر چکے تھے۔ مجھے پاکستان آنے سے دو روز پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ بیٹا اللہ تعالیٰ نے مجھے کہہ دیا ہے کہ اب اس بیٹے کو دوبارہ نہیں ملو گے۔

آپ کی دکان پر جو بھی آتا آپ اسے تبلیغ ضرور کرتے۔ یہاں تک کہ لوگ ناراض ہو جاتے۔ مگر آپ پرواہ نہ کرتے۔ آپ نیکی، ہمدردی و خلوص کی وجہ سے بڑے شہرت پا گئے تھے اور ٹانگانیکا میں بڑے مشہور تھے۔ آپ نے اس جہان فانی سے رحمتوں کا پھل کھایا اور رخصت ہو گئے۔ میں تمام بہن بھائیوں سے درخواست دعا کرتا ہوں کہ ہم سب کو اللہ تعالیٰ صبر جمیل عطا کرے اور مرحوم والد صاحب کو جنت الفردوس میں بلند درجات عطا فرمائے۔ آمین۔

(منصور خان انجینئر آف ٹابورا ٹانگانیکا حال وارد گنج مغلپورہ۔ لاہور)

(۱) سولین کیٹرنگ آفیسرس پی اے ایف

تنخواہ ۲۵۰-۲۰-۴۵۰-۲۵-۶۰۰-۲۵-۷۵۰ الاؤنسز علاوہ۔ انٹرویو ایئر ہیڈکوارٹر میں۔ شرائط:- پاکستانی گریجوایٹ۔ ککری کی تھیوری اور متعلقہ علوم سے واقف عمر ۲۵ تا ۴۰ درخواستیں ۵/۶۲ ۱ تک بنام ڈپٹی ڈائریکٹر پرسانل (پی اے ایف) ایئر ہیڈکوارٹرز پشاور

(۲) آزاد کشمیر ریگولر فورسز میں کمیشن

فارم درخواست وہدایات اے کے آر ایف سینٹر اوجھڑی کیمپ راولپنڈی سے حاصل کریں اور مکمل فارم درخواست ۱۰/۵/۶۲ تک وہیں بھیجیں۔ شرائط:- باشندہ ریاست میٹرک پاس ایف اے کیمبرج عمر ۱۰/۵/۶۲ کو ۲۰½ تا ۲۸ (ریپبلک ۲۱/۴/۶۲)

(ناظر تعلیم۔ ربوہ)

آج کی دنیا

آج کی دنیا اللہ تعالیٰ اور اس کے دین سے بہت دور جا رہی ہے۔

جماعت احمدیہ کے قیام کا مقصد اللہ تعالیٰ کے کامل دین اسلام کی تبلیغ ہے

اخبار الفضل کی توسیع اشاعت تبلیغ اسلام کا ایک بہت بڑا ذریعہ بن سکتی ہے۔ اس طرف توجہ کیجئے!

(مینجر الفضل)

درخواست دعا میری بہو اہلیہ برخوردار لطف الرحمٰن سلمہ کراچی میں سخت بیمار ہیں۔ بزرگان سلسلہ، احباب کرام اور درویشان قادیان سے ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار شیخ عظیم الرحمٰن ہیڈ کلرک اصلاح وارشاد۔ ربوہ

ادائیگی چندہ وقف جدید۔ سال پنجم

مندرجہ ذیل احباب کرام نے اپنا چندہ وقف جدید سال رواں ادا فرما دیا ہے۔ جزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی اس قربانی کو قبول فرما دے اور اجر عظیم عطا فرماوے۔ آمین

چوہدری رحمت علی صاحب تاجر ماڈل ٹاؤن
لاہور ۔۔ ۸
اہلیہ صاحبہ چوہدری غلام رسول صاحب
چک جھمرہ ضلع لائلپور ۔۔ ۶
چوہدری سردار محمد صاحب " ۵۰—۶
" فضل احمد صاحب " ۲۵—۶
مکرم شیخ سبحان علی صاحب سوڈھی
ضلع لائلپور ۔۔ ۶
" شیخ تکبیر علی صاحب " " ۱۲—۶
" چوہدری علی بخش صاحب " " ۔۔ ۴
" عبدالرحمٰن صاحب الٰہی پارک لاہور ۔۔ ۱۰
" بیگم صاحبہ غلام یزدانی صاحب ڈاکٹر انچارج ہیلتھ افسر ۔۔ ۸
جماعت احمدیہ کراچی ۸۷—۲۶
۰۰—۱۲
مکرمہ مبارکہ شوکت صاحبہ اہلیہ بشیر احمد صاحب
گوجرانوالہ ۔۔ ۱۵
" صالحہ فاطمہ صاحبہ سکرٹری لجنہ اماء اللہ
ہائی سکول ربوہ ۔۔ ۶
مکرم غلام احمد صاحب فرخ مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ
کراچی ۔۔ ۷
مکرمہ مبارکہ شوکت صاحبہ اہلیہ بشیر احمد صاحب
گوجرانوالہ ۔۔ ۱۵
مکرم میاں محمد امین صاحب صراف قلعہ صوبا سنگھ
ضلع سیالکوٹ ۔۔ ۱۰
" اہلیہ صاحبہ " " " " ۔۔ ۱۰
" ڈاکٹر رحمت اللہ صاحب " " ۵۰—۷
اہلیہ صاحبہ " " " ۵۰—۷
" شیخ فتح محمد صاحب دوکاندار " " ۵۰—۶
اہلیہ صاحبہ " " " ۵۰—۶
" شیخ بشیر احمد صاحب " " ۵۰—۶
اہلیہ صاحبہ " " ۵۰—۶
ڈاکٹر طالب حسین صاحب " ۵۰—۶
" شیخ نذیر احمد صاحب " " ۵۰—۷
" اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر طالب حسین صاحب " " ۵۰—۶
" شیخ محمد علی صاحب " " ۵۰—۶
اہلیہ صاحبہ " " ۵۰—۶
مکرم میاں غلام رسول صاحب " " ۔۔ ۶
" چوہدری شبیر احمد صاحب پٹواری " ۔۔ ۸
" " منظور احمد صاحب " ۔۔ ۶
" " عنایت اللہ صاحب " " ۔۔ ۷
" میاں چراغ الدین کماد نواب دین جوگی محمد رفیق صاحب ۔۔ ۶
" چوہدری عبدالرحمٰن صاحب بٹ " " ۔۔ ۶
" چوہدری اسمٰعیل صاحب ولد عمر الدین صاحب " ۔۔ ۶
" " اسمٰعیل ولد خان محمد صاحب " " ۔۔ ۶
" نسیم احمد صاحب موچی " " ۔۔ ۶
" منشی محمد صادق صاحب " " ۔۔ ۷

(ناظم مال وقف جدید)

مکرم چوہدری سردار خان صاحب کوٹلی والہ
قلعہ صوبا سنگھ ضلع سیالکوٹ ۵۰—۶
ڈاکٹر بشیر احمد صاحب قاضی " " ۔۔ ۶
مکرم چوہدری انوار احمد صاحب " " ۔۔ ۶
" مہر نذیر احمد صاحب " " " ۔۔ ۶
" ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب " " " ۔۔ ۷
" میاں علی محمد صاحب چک ۱۱۴ الف ضلع لائلپور ۔۔ ۶
مکرمہ بشیر بیگم صاحبہ دختر عمر الدین صاحب
مدرسہ چٹھہ ضلع گوجرانوالہ ۔۔ ۶
" رحمت بی بی صاحبہ اہلیہ ماسٹر غلام محمد صاحب " ۵۰—۶
" عالم بی بی صاحبہ اہلیہ علی محمد صاحب " " ۲۵—۶
مکرم چوہدری فیض احمد صاحب کوٹ کرم بخش صاحب
ضلع سیالکوٹ ۔۔ ۶
" مولوی اللہ دتا صاحب رحیم آباد
ضلع نواب شاہ ۔۔ ۶
" ملک سلطان احمد صاحب بمع عیال
کوٹ فتح خان ضلع اٹک ۔۔ ۷
" میاں اللہ بخش صاحب " " ۔۔ ۶
" بابو خدا بخش صاحب " " ۔۔ ۴
" چوہدری شریف احمد ڈپٹی ضلع سیالکوٹ ۔۔ ۶
" عبداللطیف صاحب پارہ چنار ۔۔ ۶
" منشی نذیر احمد صاحب محمد آباد فارم
ضلع تھرپارکر ۷۵—۱۲
" دین محمد صاحب ادریس بشیر آباد
ضلع حیدرآباد ۵۰—۶
" فیض بی بی صاحبہ اہلیہ محمد عاشق صاحب " ۔۔ ۶
" مستری محمد حیات صاحب سکھر ۵۰—۷
" بابو فقیر اللہ صاحب مردان ۔۔ ۷
" حافظ محمد رمضان صاحب
دارالرحمت وسطی ربوہ ۔۔ ۶
مکرمہ بیگم صاحبہ میر محمد احمد صاحب ربوہ ۔۔ ۶
مکرم چوہدری صفدر علی صاحب ہانڈو
ضلع لاہور ۔۔ ۶
" عنایت اللہ صاحب " " ۔۔ ۶
" اہلیہ صاحبہ " " " ۔۔ ۶

دعا برائے بلند درجات

محترمہ اہلیہ صاحبہ ملک ممتاز علی صاحب مرحوم ربوہ نے اپنے خاوند کی روح کو ثواب پہنچانے کی غرض سے کسی ایک مستحق کے نام سال بھر کے لئے خطبہ نمبر جاری کر دیا ہے۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ ملک صاحب مرحوم کے درجات بلند فرما دے اور اپنی آغوش میں جگہ دے۔

(مینجر الفضل)

بین الاقوامی سمگلروں کے قبضہ سے ۲۶ سیر سونا اور ۵ لاکھ کے کرنسی نوٹ برآمد کر لئے گئے

کراچی ۲۴ اپریل۔ سونا اور کرنسی سمگل کرنے والے ایک بین الاقوامی گروہ کو جو گذشتہ دو ماہ سے کراچی میں مصروف عمل تھا۔ پاکستان کسٹمز پولیس نے ختم کر دیا ہے۔ کراچی میں کسٹمز پولیس نے حضرت کے روز ایک کامیاب چھاپہ مار کر چھبیس سیر سونا اور پانچ لاکھ روپے کے کرنسی نوٹ اپنے قبضہ میں لے لئے اور گروہ کے بارہ ارکان کو گرفتار کر لیا گیا۔ سمگلروں میں دو غیر ملکی باشندے (ایک جرمن ایک اردنی) کراچی کے دو تاجر ایک جوہری۔ ایک بدنام سمگلر اسمٰعیل ملتانی بھی شامل ہے جسے تو خر الذکر کو اس سے قبل مارشل لاء حکام نے سمگلنگ کے الزام میں دو لاکھ روپے جرمانہ اور پندرہ کوڑے لگانے کی سزا دی تھی۔

کسٹمز حکام نے بتایا ہے کہ اس گروہ کے دو اہم مرکز بیروت اور جنیوا میں قائم ہیں۔ اس گروہ کے ارکان دوسرے ملکوں میں رہنے والے پاکستانی باشندوں سے زرمبادلہ حاصل کرتے اور باہر سے خریدا ہوا سونا سمگل کر کے پاکستان لے آتے۔ سونے کی فروخت سے جو منافع ہوتا۔ یہاں غیر ممالک میں مقیم "پاکستانی باشندوں" کے عزیزوں اور رشتہ داروں میں تقسیم کر دیتے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ہفتہ کے روز ایک جرمن باشندہ پی آئی اے کے طیارہ پر بیروت سے کراچی پہنچا۔ اس نے ایک خاص قسم کا جیکٹ پہن رکھا تھا جس میں ۲۶ سیر سونا چھپا ہوا تھا۔

کراچی پہنچنے کے ساڑھے تین گھنٹے بعد اس جرمن باشندہ کو شہر کے ایک فیشن ایبل ہوٹل سے ایک اردنی باشندے کے ہمراہ گرفتار کر لیا گیا اور اس کے جیکٹ سے ۲۶ سیر سونا برآمد کر لیا گیا۔ کرنسی سمگل کرنے والے اس گروہ کی یہ تیسری کوشش تھی۔ اس سے پہلی دو کوششوں میں یہ سمگلر پولیس کو چکمہ دینے میں کامیاب ہو گئے تھے۔ مزید تفتیش پر پولیس نے بین الاقوامی سمگلروں کے چار گروہوں کا خاتمہ کیا ہے۔

نقل سے منع کرنے پر ٹیچر کو ہلاک کر دیا

سرگودھا ۲۴ مارچ۔ گورنمنٹ ہائی سکول خوشاب کے انگلش ٹیچر قاضی محمد شفیع کو ضلع سرگودھا کے ایک امتحانی مرکز میں نویں جماعت کے ایک امتحان دینے والے طلباء کو نقل کرنے پر تنبیہہ کرنے پر اپنی جان سے ہاتھ دھونے پڑے۔ آپ ۲۵ برس کے تھے۔ بتایا جاتا ہے کہ قاضی محمد شفیع کو تھانہ صادر کے علاقہ چک نمبر ۱۰۲ این بی میں نویں کلاس کے امتحان کے کمرہ میں نگران مقرر کیا گیا تھا۔ طالب علموں کو جو نقل کر رہے تھے تنبیہہ کی جس کا طالب علموں نے بُرا منایا۔ اور رات کے وقت لاٹھیوں اور کلہاڑیوں سے مسلح ہو کر بیدردی سے ان پر حملہ کر دیا۔ قاضی محمد شفیع اس وقت سکول کے بورڈنگ ہاؤس میں سو رہے تھے۔ آپ کو نازک حالت میں مقامی سول ہسپتال پہنچایا گیا۔ جہاں آپ زخموں کی تاب نہ لا کر کل رات چل بسے۔ ابھی تک اس سلسلہ میں کوئی گرفتاری عمل میں نہیں آئی۔

نایاب کتابوں اور مسودات کی مائیکرو فلمیں

کراچی ۲۴ اپریل۔ حکومت مغربی پاکستان مختلف زبانوں کی ایسی کتابوں اور مسودات کی مائیکرو فلمیں حاصل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ جو پاکستان میں دستیاب نہیں ہیں۔ لیکن بھارت کی مختلف لائبریریوں اور عجائب گھروں میں موجود ہیں۔ جو لائبریریاں سکالر اور پبلشر ان کتابوں اور مسودوں کی مائیکرو فلم نقول حاصل کرنے کے خواہشمند ہوں ان سے کہا گیا ہے کہ وہ حکومت مغربی پاکستان کے محکمہ تعلیم کے سیکرٹری کو مطلع کر دیں۔ انہیں چاہیئے کہ وہ سیکرٹری کو کتابوں اور مسودات کے ناموں مصنفوں ناشروں، اشاعت کے سال اور اگر ممکن ہو سکے تو بھارت کی ان لائبریریوں اور عجائب گھروں کے پتوں سے بھی مطلع کریں۔ جہاں ان کتابوں اور مسودات کی موجودگی کا امکان ہو۔ مائیکرو فلمیں تیار کرنے کے اخراجات متعلقہ افراد یا اداروں کو برداشت کرنا ہوں گے۔ شرح کا فیصلہ حکومت بھارت سے مذاکرات کے بعد کیا جائے گا۔ کتابوں کے شائقین کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ وہ اس موقع سے پورا فائدہ اٹھائیں۔

عراق کانفرنس میں شرکت نہیں کریگا

بغداد ۲۴ اپریل۔ وزارت تجارت کے ذرائع نے اخبار العہد الجدید کو بتایا ہے کہ عراق ۵ مئی کو قاہرہ میں منعقد ہونے والے عرب لیگ کے اجلاس میں شرکت کا ارادہ نہیں رکھتا۔ بہرحال عراق لیگ کی جانب سے اسرائیل کے اقتصادی مقاطعہ کی حمایت جاری رکھے گا۔ اخبار نے لکھا ہے کہ عرب لیگ کانفرنس میں جن اہم باتوں پر غور ہوگا . . . . ان میں اسرائیل کا اقتصادی مقاطعہ بھی شامل ہے۔

پنجسالہ منصوبہ کے آخر تک ۲۰ ہزار طلباء کو سوا کروڑ روپے کے وظائف ملنے لگیں گے

گورنمنٹ کالج لاہور کے جلسہ تقسیم اسناد سے صوبائی گورنر کا خطاب

لاہور ۲۴ اپریل۔ صوبائی گورنر ملک امیر محمد خاں نے آئندہ جون سے تعلیمی وظائف کی تعداد کو دگنا کرنے کا اعلان کیا ہے۔ آپ نے کہا ہے کہ پوسٹ گریجوایٹ تعلیم میں میسر محدود گنجائش سے فائدہ اٹھانے کی اجازت صرف محنتی اور قابل طلبا کو دی جانی چاہیئے۔

آپ کل یہاں گورنمنٹ کالج کے سالانہ جلسہ تقسیم اسناد سے خطاب کر رہے تھے۔ صوبائی گورنر نے کہا کہ وظائف میں توسیع کی سکیم شروع کر دی گئی ہے۔ ۱۹۶۵ء تک ۲۰ ہزار طلباء وظائف حاصل کرنے لگیں گے۔ جن کی مالیت ایک کروڑ پچیس لاکھ روپے سالانہ ہوگی۔ آپ نے بتایا کہ وظائف کے لئے طلباء کا انتخاب محض قابلیت کی بناء پر کیا جائے گا۔ پیشہ ورانہ اور فنی تعلیم کے لئے وظائف مخصوص کر دئے جائیں گے۔ یہ اقدام حکومت کی اس خواہش کی تکمیل کرے گا کہ مستحق نوجوانوں کو تعلیم کے مواقع زیادہ سے زیادہ دئے جائیں گے۔

تعلیم سب کا بنیادی حق ہے

ملک امیر محمد خاں نے سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا تعلیم ہر شخص کا بنیادی حق ہے۔ مگر اب تک وہ لوگ زیور تعلیم سے محروم رہے ہیں جو اس کی استطاعت نہ رکھتے تھے۔ آپ نے کہا وہ زمانہ اب نہیں رہا کہ زیور تعلیم سے صرف چند اشخاص ہی آراستہ ہو سکیں۔ آپ نے اعلیٰ سطح پر منتخب تعلیم کی ضرورت پر زور دیا اور کہا کہ صرف محنتی اور قابل طلبا کو پوسٹ گریجوایٹ تعلیم کے لئے میسر محدود گنجائش سے استفادہ کرنے کی اجازت دینی چاہیئے۔ ملک امیر محمد خاں نے کہا کہ قابلیت کا معیار بلند کئے بغیر پوسٹ گریجوایٹ سکے تعلیمی اداروں کی تعداد بڑھانے کا کوئی فائدہ نہیں۔

صوبائی گورنر نے کہا موجودہ دور میں نئے نظریات کی تلاش کے لئے بڑی تیزی سے قدم اٹھائے جا رہے ہیں۔ نہ صرف سائنس بلکہ کلاسک اور ہیومینٹیز میں دنیا کے مختلف فنون کے علم کے حصول کی خاطر نئے اسلوب اختیار کئے جا رہے ہیں۔ آپ نے کہا کہ اپنی بقا کے لئے عالمی ترقی کی سکیم میں ہمیں بھی برابر کا حصہ لینا چاہیئے۔ ملک امیر محمد خاں نے آگے چل کر کہا نو آبادیات کے باشندے ہونے کی حیثیت سے ماضی میں ہماری اقتصادی اور ذہنی نشوونما پوری طور پر نہیں ہو سکی سیاسی غلامی کے دور کی وجہ سے جو خلا پیدا ہو گیا تھا۔ ہمیں اسے پُر کرنا ہے اس سلسلہ میں آپ نے بہت زیادہ مستعدی اور تیز رفتاری سے کام کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔ ملک امیر محمد خان نے کہا کہ اس مقصد کو ہمیں واضح طور پر متعین کرنا اور سمجھنا ہوگا۔ جس سے قوم کو اقوام عالم میں ایک پر وقار مقام حاصل ہو جائے۔

تعلیم کی اہمیت پر زور

صوبائی گورنر نے آگے چل کر تعلیم کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے کہا اعلیٰ ثقافتی اقدار کے ساتھ ساتھ تعلیم ایک سرمایہ کاری ہے۔ کیونکہ اس سے انسانی صلاحیتیں اجاگر ہوتی ہیں جس سے مستقبل میں انسان کی آمدنی میں اضافہ ہوتا ہے۔ آپ نے بتایا ہم تعلیم کو ایک عملی شکل دے رہے ہیں۔ اور اس کو ایسے مختلف مراحل میں منظم کر رہے ہیں جو خود مختار ہوں۔

گورنر موصوف نے بتایا کہ پیشہ ورانہ مہارت کے لئے رجحانات دریافت کرنے اور انہیں اجاگر کرنے کے لئے مواقع مہیا کئے جا رہے ہیں۔ اس مقصد کے لئے متعدد پولی ٹیکنیک ادارے تجارتی ادارے اور تنظیمیں قائم کر کے ایسے لوگوں کے لئے گنجائش پیدا کی جا رہی ہے جو اعلیٰ تعلیم حاصل نہیں کرتے یا اس کی خواہش نہیں رکھتے ان کو پیشہ ورانہ تربیت دی جا رہی ہے تاکہ وہ زندگی باطمینان گزاریں۔ آپ نے بتایا کہ دیہی علاقوں میں زراعت کی تعلیم ابتدائی مدارج سے شروع کی گئی ہے۔ جس کا مقصد نہ صرف اس ذلت و توہین کے نظریہ کا خاتمہ ہے جو کسان کے ساتھ لازم و ملزوم سمجھی جاتی ہے۔ بلکہ کاشتکاری

(بقیہ صفحہ ۵)

میں منتقل کرنے کے اعتبار سے ہم پر بڑی عظیم ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ اے کاش! ہم صحابہؓ کے اذکار پر صرف سر دھننے والے ہی نہ ہوں بلکہ ان کی قربانیوں اور عظیم الشان کارناموں کی یاد کو اپنے عمل سے زندہ کر دکھانے والے بنیں اور اس طرح خدا تعالیٰ کے حضور سرخرو ٹھہریں۔ اے خدا! تو ایسا ہی کر اور ہمیں ذوق و شوق اور ولولہ عشق عطا فرما اور عزم صمیم اور عمل کی توفیق سے نواز۔ آمین ثم آمین

صداقت احمدیت کے متعلق
تمام جہان کو چیلنج
اردو و انگریزی میں
کارڈ آنے پر
مفت
عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفوس کرتی ہے

تحریک جدید کا کم از کم معیاری وعدہ؟

اکنافِ عالم میں اشاعتِ اسلام کے لئے تحریک جدید کے مالی جہاد میں کم از کم پانچ روپے کی شرط دراصل بچوں یا مستورات یا طلباء جن کی آمد جیب خرچ کے سوا کچھ نہیں ہوتی یا نادار اشخاص کے لئے رکھی گئی تھی لیکن دیکھنے میں آیا ہے کہ بعض ایسے اشخاص بھی جو مذکورہ بالا کسی طبقہ میں نہیں آتے اس رعایت سے فائدہ اٹھا رہے ہیں یا اس مالی جہاد سے بالکل ہی محروم ہیں۔ یہ رجحان درست نہیں اور اگر اسکی جلد اصلاح نہ کی گئی تو بالفاظ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

"اس کے یہ معنی ہوں گے کہ ہم آسمان کی چوٹی پر پہنچ کر نیچے گریں گے۔
اور ہم مجبور ہوں گے کہ بعض مشنوں کو بند کر دیں۔۔۔۔۔ ہم نے صرف
موجودہ مشنوں کو ہی نہیں چلانا بلکہ اپنے کاموں کو بڑھانا بھی ہے۔"

(الفضل مورخہ ۱۷/۴/۶۲)

پس اشاعتِ اسلام کی عظیم الشان مہم المعروف تحریک جدید جو صدقہ جاریہ کا حکم رکھتی ہے اور بفضلہ تعالیٰ دن بدن وسیع سے وسیع تر ہو رہی ہے متقاضی ہے کہ ہر احمدی اس میں شامل ہو اور اقل ترین معیاروں پر پورا اترے جو ہمارے مقدس امام ایدہ اللہ تعالیٰ نے مختلف اوقات میں بیان فرمائے ہیں جن کا خلاصہ یہ ہے کہ

دفتر اول کا وعدہ ماہوار آمد کا کم از کم نصف یعنی سالانہ آمد کا چوبیسواں حصہ (۱/۲۴)

اور

دفتر دوم کا وعدہ ماہوار آمد کا کم از کم پانچواں حصہ یعنی سالانہ آمد کا ساٹھواں حصہ (۱/۶۰) ہونا چاہیئے۔

پس ہر فرد جماعت کو اپنا محاسبہ کرنا چاہیئے کہ آیا وہ

۱۔ تحریک جدید کے مالی جہاد میں حصہ لے رہا ہے؟ اور اگر لے رہا ہے تو کیا۔

۲۔ وہ اپنے مقدس امام کے بیان فرمودہ معیار پر پورا اترتا ہے؟

اللھم انصر من نصر دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم واجعلنا منھم۔

(وکیل المال اول تحریک جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

صاحب نصاب احباب اپنا محاسبہ کریں

بعض احباب پر زکوٰۃ شرعاً واجب ہوتی ہے مگر وہ ادائیگی زکوٰۃ کی طرف توجہ نہیں دے رہے ہوتے۔ حالانکہ زکوٰۃ کی ادائیگی کا کسی انسان کی طرف سے حکم نہیں بلکہ براہ راست اللہ تعالیٰ کا حکم ہے اور کلام پاک میں اس کے متعلق بار بار حکم آیا ہے۔ الٰہی منشاء کے ماتحت جو پانچ بناء اسلام کی مقرر کی گئیں اور جن کا انکار گویا اسلام سے انکار ہے ان میں زکوٰۃ کو شامل کیا گیا ہے۔

پس ایسے احباب جن پر شرعاً زکوٰۃ واجب ہوتی ہے وہ اپنا محاسبہ فرمائیں اور جس قدر زکوٰۃ ان پر واجب ہوتی ہے ادا کر کے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے والے بنیں۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

چندہ وقف جدید اور مخلصین جماعت کی مساعی

مکرم ڈاکٹر محمد عبدالقدیر صاحب سیکرٹری مال ... ساکن قاضی احمد ضلع نوابشاہ سندھ سے مشاورت پر ربوہ تشریف لائے تھے انہوں نے اپنی جماعت کا حساب دیکھ کر سال رواں کا چندہ تمام دوستوں کی طرف سے یکمشت ادا فرما دیا ہے اور سال گذشتہ کا تمام دوستوں کا بقایا بھی ادا کر دیا ہے۔ جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

دعا ہے اللہ تعالیٰ ان کے مال میں برکت دے اور چندہ دینے والے جملہ بہن بھائیوں کو اجر عظیم عطا فرمائے آمین۔

(ناظم مال وقف جدید)

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحبؓ کی معرکۃ الآراء تصنیف

آپ بیتی

— کا غیر مطبوعہ حصہ —

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی معرکۃ الآراء تصنیف "آپ بیتی" کا وہ نادر حصہ جو ابھی تک زیور طبع سے آراستہ ہو کر منظر عام پر نہیں آیا تھا آج کل ماہنامہ "انصار اللہ" میں قسط وار شائع ہو رہا ہے اگر آپ انتہائی دلآویز پیرائے میں لکھے ہوئے ان سچے، دلچسپ اور نہایت درجہ سبق آموز واقعات کا مطالعہ کرنا چاہتے ہیں تو بلا توقف ماہنامہ "انصار اللہ" کی خریداری قبول فرمایئے۔

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ واقعات اپنی زندگی کے آخری ایام میں رقم فرمائے تھے "آپ بیتی" کے طبع شدہ سابقہ مجموعہ میں یہ واقعات شامل نہیں ہیں۔ ماہنامہ "انصار اللہ" انہیں پہلی بار قسط وار شائع کرنے کا فخر حاصل کر رہا ہے۔ اب تک ان واقعات کی تین قسطیں شائع ہو چکی ہیں۔ آپ ماہنامہ "انصار اللہ" کی خریداری قبول فرما کر دیگر بلند پایہ روحانی، علمی اور تربیتی مضامین کے ساتھ ساتھ حضرت میر صاحبؓ کے مخصوص طرز نگارش میں لکھے ہوئے ان نادر واقعات سے لطف اندوز ہو سکتے ہیں۔

ماہنامہ "انصار اللہ" عمدہ کاغذ پر اعلیٰ کتابت و طباعت کے ساتھ ہر ماہ کی ۱۵ تاریخ کو ربوہ سے شائع ہوتا ہے سالانہ چندہ صرف پانچ روپے ہے۔

ترسیل زر کا پتہ :- مینیجر ماہنامہ "انصار اللہ" ربوہ

(قائد اشاعت مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

مولانا مودودی کے رسالہ "ختم نبوت" کا مکمل جواب

رسالہ الفرقان کا خاتم النبیین نمبر

یہ جواب ایک دیباچہ، ایک خاتمہ اور دس فصول پر مشتمل ہے جو رسالہ "الفرقان" (اپریل، مئی ۱۹۶۲ء) کے خاص نمبر میں ۱۲۴ صفحات پر شائع ہو گیا ہے۔ آیاتِ قرآنیہ احادیث نبویہ، اقوال صحابہ وصلحاء و علماء امت، آیت خاتم النبیین کے سباق و سباق اور لغت کی رو سے خاتم النبیین کے معنے بیان کئے گئے ہیں۔ جناب مودودی صاحب کے ہر استدلال کا تفصیلی جائزہ لیا گیا ہے۔ ہر اعتراض کا جواب دیا گیا ہے۔ اللہ کے فضل سے یہ ایک جامع رسالہ تیار ہوا ہے جس میں تمام ضروری حوالہ جات ہو گئے ہیں۔ اس خاص نمبر کی قیمت سوا روپیہ ہے۔ یک صد یا اس سے زائد خریدنے والے دوستوں کو قیمت میں بیس فیصد رعایت دی جائے گی۔ الفرقان کے خریدار بننے والوں کو یہ رسالہ ان کے چندہ میں ہی ارسال ہوگا۔ رسالہ کا چندہ چھ روپے ہے۔

زائد تعداد محدود طبع ہوئی ہے جلد طلب فرمائیں۔

(مینیجر رسالہ الفرقان ربوہ)

درخواستِ دعا

میری صحت عرصہ ۲۵ روز سے خراب چلی آتی ہے احباب جماعت سے صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(قمر احمد پشاور شہر)

ہمدرد لسوں (حبوب اٹھرا) مرض اٹھرا کی بے نظیر دوا۔ مکمل کورس انیس ۱۹ روپے۔ دواخانہ خد[mat] ربوہ